© rasailojaraid.com

بدرِ نبوّت، قمرِ منیر صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر محمد حمزہ نعیم

کوئی نوری نہیں آپ کے برابر......کوئی خاکی آپ جیسا نہیں ہے

''ہم نے دیکھا ہے آپ کا جادو ہر چیز پر چل جاتا ہے مگر ہمیں یقین ہے کہ آسمانی مخلوق پر آپ کا جادو نہیں چل سکتا۔ اگر آپ نبی ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر دکھائیں ہم کلمہ توحید کا اقرار کرلیں گے۔'' خاتم المعصومین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین مکہ سردارانِ قریش نے یہ مطالبہ کیا۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام ابنائے آدم کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے تھے۔ قریش مکہ تو اُن کا اپنا خاندان اور قبیلہ تھا، وہ اس کے شدت کے ساتھ خواہش مند تھے کہ یہ سب لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں۔ اس سے پہلے ابوجہل کے ہاتھوں میں کنکریاں کلمہ شہادت پکار چکیں تھیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خالقِ کائنات پر پورے بھروسے کے ساتھ اپنی انگشت شہادت سے بدر کامل کی طرف اشارہ فرمایا کہ اگر قریش مکہ ایمان لاتے ہیں تو اے خالقِ ارض وسما تو یہ بھی کردے...... چاند کے دو ٹکڑے ہوئے: ایک ٹکڑا صفا پہاڑی سے اس پار لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے آیا اور واپس ہوا تو دوسرا ٹکڑا حاضر ہو کر محمد رسول اللہ کہتے ہوئے واپس جا رہا تھا...... ابوجہل اور اس کے ساتھیوں نے چیختے ہوئے کہا ''ارے اتنا بڑا جادو؟ آسمانی کو اکب پر بھی اس کا جادو چل گیا'' فرمایا اے نبی جسے آپ چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے۔ ہدایت تو اللہ اس کو دیتا جو ہدایت لینے کا ارادہ کرتا ہے (القرآن)

اس معجزہ نبوی کو دنیا بھر کے کئی ممالک نے دیکھا جن میں سے ملیبار کے راجہ کا خصوصی ذکر ملتا ہے۔ اُس نے کھوج لگایا پھر اسلام کے دامانِ رحمت میں پناہ لے کر امر ہو گیا۔ برصغیر کی قدیم ترین مسجد وہاں اب بھی موجود ہے جس کا تفصیلی ذکر محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان پاکستان کے قومی اخبارات میں کر چکے ہیں۔ مشرکین مکہ اتنا بڑا معجزہ دیکھ کر بھی محروم رہے۔

تہی دامان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ می آرد سکندر را

آسمانی چاند کو اللہ کے نبی کی سپر طاقت نے دو ٹکڑے کر دیا تھا۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَر. (القرآن)

مگر یہی سپر طاقت محمد رسول اللہ جب ۸ ربیع الاوّل ۱ھ، کو قُبا کی بستی میں قیام فرما ہوئی تو اہلِ مدینہ کی پیاسی نگاہوں نے مدینہ سے کئی میل باہر استقبال کیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم چند دن قُبا میں تشریف فرما رہے۔ مسجد قبا کی بنیاد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رکھی، ۱۳ ربیع الاوّل کو بوقت زوال آفتاب اپنے ایک سو انصار و مہاجر صحابہ کے ساتھ محلّہ بنی سالم میں نماز جمعہ ادا فرمائی۔ نماز کے بعد قافلہ مدینہ کی بستی میں داخل ہوا تو بچیوں کی زبان پر ایک ترانہ تھا:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع　　　وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاع

وداع کی گھاٹیاں پیچھے رہ گئیں، ہمارا چودھویں کا چاند طلوع ہو گیا۔ جب تک کوئی داعی اللہ کی طرف دعوت دے گا، شکر ادا کرنا ہم پر واجب ہے (جسے ہم ادا کرتے رہیں گے)۔

بس جدائی کی راتیں ختم اگلی صبح بدر کامل اپنی جولانیاں دکھا رہا تھا۔ ورودِ نبوی سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ کے پہلے معلم بن کر گھر گھر دعوتِ دین اور تعلیم قرآن پہنچا رہے تھے۔ اب ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے ناقۂ نبوی کے بیٹھنے کی جگہ مسجد النبی علیہ السلام قرار پائی۔ قطعہ زمین کی قیمت حکم نبوی پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ادا کر دی۔ مسجد کی تعمیر شروع ہوئی ساتھ ایک چھپر مساکین، بے گھر صحابہ کے لیے تعمیر کر دیا گیا مگر یہ چھپر اصحابِ صُفّہ کے نام سے مدینہ کی پہلی یونیورسٹی قرار پایا۔ جہاں سے علومِ نبوت اور انوارِ نبوت پورے ربع مسلوک میں تقسیم کیے گئے۔

بدرِ نبوت کے طلوع ہونے پر اگلی صبح آسمانی بدر کامل پر اہل مدینہ کی بے نیاز نظریں گئی ہی نہیں، بس اعلان ہو گیا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعَ...... تا قیامت اب ہم اس ہادی و مہدی بدرِ ہدایت کا نورِ ہدایت لے کر چلتے رہیں گے۔ انصاری بچیوں کی آرزو اور تمنا اُن کے الفاظ میں زبردست خلوص کے ساتھ نمایاں تھی تو اللہ نے گویا ان کی یہ آرزو اور یہ تمنا پوری فرما دی۔ انصار و مہاجرین اور ان کی مجاہد اولادیں پورے عالم میں دعوتِ دین لے کر پہنچ گئیں۔ آج جاپان اور نیوزی لینڈ مشرق کے آخری کناروں سے شمالی و جنوبی امریکہ مغرب کے آخری کناروں تک مسلم ممالک درجنوں کی تعداد میں اور محمدی امت زائد از ڈیڑھ ارب چھائی ہوئی ہے۔

نبی مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ کا دین آخری دین اور آپ کی امّت آخری امّت ہے۔ لہٰذا آں جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے اصول وضوابط دیے کہ اُن کو قیامت تک کوئی نہ جھٹلا سکے گا۔ انہی کامل احکام میں سے اور اسلامی شعائر میں سے ایک رؤیت ہلال ہے۔ اوقاتِ نماز اور اوقاتِ سحر وافطار کے سوا دین اسلام کے تقریباً تمام احکام و اوامر کا تعلق درست رؤیتِ ہلال کے ساتھ ہے۔

سائنسی نیومون یعنی اجتماع شمس وقمر کے زیرو پوائنٹ سے لے کر بدر کامل اور پھر زوال قمر سے سلخ یعنی آخری تاریک راتوں تک چاند کو عروج وزوال کی ساری منزلیں طے کرنا پڑتی ہیں۔ اگرچہ سورج کی یہ صورت نہیں لیکن وہ روزانہ صبح دوپہر شام کو اپنی عروج وزوال کی کیفیات کا اظہار کرتا رہتا ہے، سال بھر میں تین سے پانچ تک ایسے بھی مواقع آتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں کہ یہ نیّر ین (سورج اور چاند) منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتے مگر میرے آقا نورِ نبوت کا وہ سورج ہیں جس کا نہ غروب ہے نہ زوال اور میرے آقا وہ بدرِ منیر ہیں کہ گرہن جس کے نزدیک جانے کا سوچ نہیں سکتا۔ اُسی شمسِ نبوت اور بدرِ منیر کی شریعت بھی اور قوانین بھی گرہن نا آشنا ہیں۔

نبوی اقوال وافعال نبوت کا نور لیے ہوئے ہیں۔ اس نور کو ظلمت چھو نہیں سکتی۔ بلکہ اس نور سے عالم کون ومکان کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں۔ عام انسانی علمی اجتہادات، نبوی فیصلوں کے سامنے ہیچ ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا: نَحْنُ اُمَّۃٌ اُمِیَّۃٌ. ہم امّی امّت ہیں۔ اور فرمایا مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے یا ۳۰ دن کا۔ ۲۹ ویں دن شام کو چاند کو ڈھونڈو۔ انسانی آنکھیں ہلال کو پالیں تو یہی اسلامی ماہ کی پہلی شب ہوگی۔ اگر عینی رؤیت نہ ہوسکے انسانی آنکھ دیکھنے کی شرعی گواہی نہ ملے تو رات جاری مہینے کی آخری رات شمار ہوگی اور آئندہ دن جاری مہینے کا تیسواں دن ہوگا۔ اس طرح اگلی رات اگلے اسلامی ماہ کی پہلی رات ہوگی۔

آج ٹیکنالوجی کا دور ہے مگر ہم اس میں اسلامی سکّہ چلائیں گے جس کی ایک طرف لا الٰہ الاّ اللہ اور دوسری طرف محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔

سائنسی نیومون اس زیرو پوائنٹ کو کہا جاتا ہے جب دائرہ فلک کے ۳۶۰ درجوں میں سے کسی ایک درجے پر سورج اور چاند اکٹھے ہوں۔ ایک لمحہ بعد والے چاند کو نیومون کہا جاتا ہے، چاند اپنی آخری تاریخوں ۲۸، ۲۹، ۳۰، کو سورج کی تیز شعاعوں کی زد میں ہوتا ہے لہٰذا قطعاً نظر نہیں آتا۔ نقطۂ قران سے کم وبیش ۱۲ درجے تک وہ پردۂ خفا میں رہتا ہے اسی کو تحت الشعاع ہونا کہا گیا ہے۔ قِرانِ شمس وقمر آج سے ہزاروں سال پہلے کا بھی معلوم کرلیا گیا ہے اور ہزاروں سال بعد کا بھی ہمارے سامنے ہے۔ قِرانِ شمس وقمر دن رات کے ۲۴ گھنٹے میں کسی بھی وقت ہوسکتا ہے مگر عینی رؤیت صرف بوقت مغرب بصورتِ ہلال...... افق مغرب پر نظر آنے والے ہلال نَو کو کہتے ہیں۔ اگر ہلال نظر آنے کا حسابی یقین ہو اور سو فیصد یقین ہو مگر بادل وگرد وغبار کی وجہ سے ہلال عملاً نظر نہ آئے تو بحکم نبوی اسے اسلامی ماہ کی شب اوّل شمار نہ کیا جائے گا جیسا کہ ۲؍ جولائی ۲۰۱۱ء کی شام اگر بادل وگرد وغبار نہ ہوتے تو کراچی، گوادر وغیرہ جنوبی پاکستان میں ہلالِ شعبان کا نظر آنا یقینی تھا۔ ہم اہل اسلام سائنس اور ٹیکنالوجی کو اسلامی احکام میں معاون اور خادم کا درجہ دے سکتے ہیں، اس سے زیادہ قطعاً نہیں۔ البتہ جب سائنسی حسابات چاند کے عدم امکان کا اظہار کریں تو اس عدم کو وجود اور اس نفی کو اثبات میں نہیں بدلا جاسکتا۔ نبوت کا بدرِ منیر ہمیں ضرورت کی تمام واضح راہیں دے چکا ہے۔ آسمانی شمس وقمر اور ہلالِ نَو کا فیصلہ نبوت کے بدر کامل کے انوار سے کریں گے ہم سورج اور چاند کے محتاج نہیں، بدرِ نبوت کے محتاج ہیں۔ ۲۸؍ اکتوبر ۲۰۱۱ء کی شام ذی الحجہ کا چاند تقریباً سو فیصد یقینی، عیدالاضحیٰ ۷؍ نومبر ۲۰۱۱ء بروز پیر اور ۶؍ نومبر ۲۰۱۱ء کو عرفہ کا دن ہوگا۔ ان شاء اللہ

© rasailojaraid.com